عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور محبتِ الٰہی

29-July-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

29 جولائی، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

عثمانِ غنی اور محبتِ اِلٰہی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے…

- ✿…محبتِ اِلٰہی کے فضائل
- ✿…حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قبولِ اسلام کی حکایت
- ✿…حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور ذوقِ عبادت و تلاوت
- ✿…حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مُنتظِرِ شہادت
- ✿…محبتِ اِلٰہی کیسے ملے…؟

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں آنا ثواب کا کام ہے۔ جب بھی مسجد میں حاضِری کی سَعَادت ملے، یاد کر کے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ **شرعی مسئلہ ذہن میں بٹھا لیجئے!** مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری، افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں۔ ہاں! اعتکاف کی نیت کی ہو تو ضِمْنًا یہ چیزیں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درود پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو! بے شک تمہارا مجھ پر درود پڑھنا، روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے | ہو اِلٰہی! مرا شِعَار درود (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... جامعِ صَغِیر، حرف: زاء، صفحہ: 280، حدیث: 4580۔

2 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 124۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروا دیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁رضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁بااَدب بیٹھوں گا ❁اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچوں گا ❁توجہ سے بیان سُنوں گا ❁بیان سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیٔ رسول، حضرتِ اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، جانِ جان و جانِ ایمان، رسولِ ذیشان، سلطان دو جہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ تین صِفات ہیں، یہ جس شخص میں پائی جائیں وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ وہ شخص ایمان کی حَلَاوَت (یعنی مٹھاس) پا لے گا: (1): اسے ہر چیز سے بڑھ کر اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ہو (2): جس سے بھی محبت کرے، صِرف اللہ پاک کی رِضا کے لئے محبت کرے (3): مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ کفر کی دلدل میں گرنے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 3 صِفَات ہیں: اپنی جان مال، آل اولاد وغیرہ ہر چیز سے بڑھ کر اللہ پاک سے، اس کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا، اس کے عِلاوہ جس سے بھی محبت ہو، مثلاً اسے اپنے استاد سے محبت ہے، پیر صاحب سے محبت

---

1 ...مسند فِردوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

2 ...بخاری، کِتَابُ الْاِیْمَان، باب: حلاوۃُ الْاِیْمان، صفحہ:74، حدیث:16۔

ہے، والدین سے محبت ہے، اَوْلاد سے محبت ہے غرض جس سے بھی محبت ہو، دُنیا کے لئے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے محبت ہو اور تیسرا وَصف یہ کہ کُفر سے ایسی ہی نفرت کرنا جیسی آگ میں گرنے سے نفرت کی جاتی ہے، یہ 3 صِفَات جس خوش نصیب کو مِل جائیں، وہ ایمان کی لذّت حاصِل کرلیتا ہے اور جسے اِیْمان کی لذّت نصیب ہو جائے اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، ❁ جسے اِیْمان کی لذّت مل جائے اسے عبادت کا شوق مل جاتا ہے ❁ جسے اِیْمان کی لذّت مل جائے وہ کامِل مومن بن جاتا ہے ❁ جسے ایمان کی لذّت مل جائے وہ بڑی بڑی مشکلات خوشی خوشی بَرْداشت کرجاتا ہے اس کے لئے کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی، دیکھئے! ❁ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں 3 دِن بھوکے پیاسے رہے، 72 تَن قربان کئے، آخر میں خود بھی جامِ شہادت نوش کیا مگر زبان سے اُف تک نہ نکلا، ذَرَّہ برابر بھی ناشکری نہیں کی، اللہ پاک سے کسی قسم کا شکوہ نہ کیا...یہ کیا تھا؟ یہ اِیْمان کی طاقت تھی، یہ اِیْمان کی لذّت و حَلاوَت تھی ❁ خواجہ سِرّیِ سَقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 98 سال دُنیا میں تشریف فرما رہے، نزع کے وقت کے عِلاوہ کسی نے آپ کو کبھی لیٹے ہوئے نہ دیکھا، ہمیشہ عبادت کیا کرتے ❁ محمد جریری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک سال مکہ مکرمہ میں رہے، نہ سوئے، نہ پیٹھ سیدھی کی، نہ پاؤں پھیلائے، نمازِ فجر پڑھ کر ذِکْرُ اللہ شروع کرتے، ظہر ہو جاتی، ظہر کے بعد پھر ذِکرِ اِلٰہی میں مَصرُوف ہوتے، یہاں تک عصر ہو جاتی، عصر سے مغرب تک، مغرب سے عشاء تک، عشاء سے پھر فجر تک بیٹھے ذِکْرُ اللہ ہی کرتے رہتے ❁ حضرت ابو بکر عیاش رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ 30 ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھتے، روزانہ 500 نوافل پڑھتے، دِن میں کئی کئی ختمِ قرآن کیا کرتے ❁ امام اعظم، امام ابو حنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 40 سال عشاء

کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی، ہر رات 2 رکعت میں قرآنِ کریم ختم کیا کرتے۔[1]

اللہ پاک کے نیک بندوں کی ایسی ہمت، یہ طاقت، عبادت میں ایسی استقامت..! یہ کیا ہے؟ یہ ایمان کی طاقت ہے، یہ ایمان کی لذّت اور حَلاوَت ہے، جو ان نیک بزرگوں کو حاصِل تھی، یہ لذّت حاصِل کیسے ہوتی ہے؟ ہم نے حدیثِ پاک سُنی کہ جو اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کامِل محبت کرے، کسی کی محبت کو اس محبت پر ترجیح نہ دے، کفر سے نَفْرت کرے، اسے ایمان کی لذّت نصیب ہو جاتی ہے۔

محبت میں اپنی گُما یااِلٰہی | نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی
رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں | پلا جام ایسا پلا یااِلٰہی
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مِٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یااِلٰہی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محبت کا مستحق صِرف اللہ پاک ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا اللہ پاک کی اور اس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **محبت** تمام کمالات کی اَصْل ہے ❁ جسے اللہ و رسول کی **محبت** مل جائے، اس کا دِل پاک ہو جاتا ہے ❁ جسے اللہ و رسول کی **محبت** مل جائے اس کا ایمان پختہ ہو جاتا ہے ❁ جسے اللہ و رسول کی **محبت** نصیب ہو جائے اس کو عبادت میں لذّت نصیب ہو جاتی ہے ❁ جسے اللہ و رسول کی **محبت** مِل جائے اسے آخرت کی فِکْر مل جاتی ہے اور ❁ جسے اللہ و رسول کی **محبت** مل جائے اسے تاج و تخت و حکومت کا لالچ نہیں رہتا

1 ...جواہرُ البیان، صفحہ:32-33۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

۞ جسے اللہ و رسول کی **محبت** مل جائے وہ بَس اللہ پاک کی اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا طلب گار بن جاتا ہے۔

چشمِ تَر اور قلبِ مضطر دے	اپنی الفت کی مے پلا یارَبّ![1]

اے عاشقانِ رسول! حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **اَصْل محبت صِرْف اللہ پاک کی ہے**، اس کے سِوا جس سے بھی محبت کی جائے گی صِرف اللہ کی رِضا کے لئے کی جائے گی۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **"اِحْیَاءُ الْعُلُوم"** میں تحقیق کی ہے کہ **محبت کا مستحق صِرْف اور صِرْف اللہ پاک ہے۔** بعض نادان جو کہتے ہیں کہ عِشْقِ مجازی یعنی گُنا ہوں بھرا دُنیوی عشق "عشق حقیقی" تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، یہ نادان سخت خطا پر ہیں، والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **شَرِیعت میں غَیْرُ اللہ کے سامنے سَر جھکانا منع ہے تو غَیْرُ اللہ کے لئے دِل جھکانا کیسے دُرست ہو سکتا ہے؟**[2]

ہاں! **محبتِ مصطفےٰ**، غَیْرُ اللہ کی محبت نہیں بلکہ **محبتِ اِلٰہی** ہی ہے کیونکہ جسے **محبتِ مصطفےٰ** نصیب نہ ہو، وہ ہرگز ہرگز محبتِ اِلٰہی حاصِل نہیں کر سکتا۔ قرآنِ کریم میں ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پارہ3، سورۂ آلِ عمران:31)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اللہ پاک کی محبت کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہل بیت سے محبت

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:79۔

2 ...اَنْوارِ جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:413 ملتقطاً۔

کرو۔ ایک حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا کہ جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے میرے صحابہ سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی محبت کے لئے اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ضروری ہے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کے لئے حُضُور کے تمام صحابہ سے، حُضُور کے اَہْلِ بیت، اَولادِ پاک اور اَزواجِ مطہرات سے محبت لازم وضروری ہے، **یہ تمام محبتیں ایمان میں داخِل بلکہ عینِ ایمان (یعنی ایمان کی بنیاد) ہیں۔**(1)

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اَوَّل ہے | اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! 18 ذُو الحِجّ اسلام کے **تیسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عُرسِ پاک کا دِن ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ پاک سے بےپناہ محبت کرنے والے تھے، آیئے! **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ اللہ پاک سے محبت کرنے والوں کا اندازِ زِندگی کیسا ہوتا ہے، ان کے اَوصاف کیا کیا ہوتے ہیں، یُوں ذِکرِ **عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی برکتیں بھی نصیب ہو جائیں گی اور ساتھ ہی اللہ پاک سے محبت کرنے والوں کے چند انداز اور اَوصاف بھی سیکھنے کو مل جائیں گے۔

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارُف

❀ **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابیِ رسول ہیں ❀ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی

(1)... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:165، جلد:2، صفحہ:137۔

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی جان حضرت اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے نواسے ہیں یا یُوں کہہ لیجئے کہ ذرا دُور کے رشتے سے مالکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھانجے لگتے ہیں ❁سابقینِ اَوَّلِیْن میں سے ہیں یعنی ابتداء ہی میں اسلام قبول کرکے دائرۂ اسلام میں داخِل ہوگئے تھے، اسلام قبول کرنے میں آپ کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے، ❁عشرہ مبشرہ (یعنی زبانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنّت کی بشارت پانے والے 10 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں سے ہیں ❁سرکارِ اعظم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اتنی محبت فرماتے تھے کہ آپ نے ایک، ایک کرکے اپنی 2 شہزادیاں **حضرت عثمان** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نِکاح میں دیں۔[1] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا | ہو مُبارک تُم کو ذُو النُّوْرَیْن جوڑا نُور کا[2]

❁حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک نے مجھے وَحی فرمائی کہ میں اپنی دو بیٹیوں کا نِکاح عثمان سے کروں۔[3] ❁ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: اگر میری 100 بیٹیاں ہوتیں، ان میں سے ایک کی وفات ہوتی تو میں دوسری عثمان کے نِکاح میں دیتا، اس کا انتقال ہوتا تو میں تیسری عثمان کے نِکاح میں دیتا، یہاں تک کہ میں اپنی 100 کی 100 شہزادیاں ایک ایک کرکے عثمان کے نِکاح میں دے دیتا۔[4] ❁مولائے کائنات، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے **حضرت عثمان غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے متعلق سُوال ہوا تو فرمایا: **عثمان وہ ہیں کہ انہیں فرشتے "ذُوالنُّوْرَیْن" کہتے ہیں،** رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داماد ہیں، پیارے آقا، مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...نزہۃ القاری، جلد:1، صفحہ:544، خلاصۃً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:246۔
3 ...معجم اوسط، جلد:2، صفحہ:346، حدیث:3501۔
4 ...کنزُالعُمّال، کتاب:الفضائل، جلد:7، جُز:13، صفحہ:21، حدیث:36201۔

نے انہیں جنّت کی بشارت دی۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: **عثمان کتنا اچھا انسان ہے!** میرا داماد ہے، میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ پاک نے اس میں میرا نُور جمع فرمادیا۔[2]

نبی کے نور دو لے کر وہ ذُو النُّورَین کہلائے | انہیں حاصِل ہوئی یوں قربتِ محبوبِ رحمانی[3]

اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کی کَثْرتِ رائے سے **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خلیفہ مقرر ہوئے، 12 سال تک آپ خلیفہ رہے، 18 ذوالحجہ 35 سن ہجری کو 40 دِن بھوکے پیاسے رہ کر نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔[4]

"قبولِ حق" محبتِ اِلٰہی کے لئے شرطِ اوّل ہے

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے، ایک رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ کی خالہ محترمہ حضرت سُعدیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا گھر آئی ہوئی ہیں، خالہ محترمہ نے **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دیکھ کر فرمایا: اے عُثْمان! مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبی ہیں، جنہیں اللہ پاک نے بُرہان (یعنی دلیل) دے کر بھیجا اور دِینِ حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا ہے، اِن کی فرمانبرداری کر۔

خالہ جان نے **حضرت عثمان** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سمجھاتے ہوئے دِینِ اسلام کی سچائی کے متعلق اور بھی باتیں ارشاد فرمائیں، **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: خالہ جان کی باتیں میرے دِل میں بیٹھ گئیں، اب میں اس بارے میں غور و فکر کرنے لگا۔ حضرت ابو بکر صدیق

1 …ریاض النضرۃ، مناقب: عثمان بن عفان، اسمہ و کنیتہ، جز: 3، صفحہ: 6۔
2 …روض الفائق، مجلس: ثالث والخمسون، مناقب الخلفاء، صفحہ: 313۔
3 …وسائلِ بخشش، صفحہ: 584۔
4 …نزہۃ القاری، جلد: 1، صفحہ: 544۔ کراماتِ عثمان غنی، صفحہ: 3۔

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میرے دوست تھے، میں اُن کے پاس چلا گیا، اتفاق سے اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اکیلے ہی تھے، میں ابھی تک خالہ کی باتوں کے متعلق غور و فکر کررہا تھا، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھے سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی تو میں نے خالہ جان کی تمام باتیں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بتا دیں، میری باتیں سُن کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: عثمان! تم تو سمجھدار آدمی ہو، تم پر حق کیسے پوشیدہ رہ گیا...؟ پھر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھے اسلام کے بارے میں بتایا، کفر و شرک کی نحوست سے آگاہ کیا اور کہا: **عثمان! آپ کی خالہ نے سچ فرمایا ہے، واقعی مُحَمَّد بن عبد اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے سچے رسول ہیں،** اللہ پاک نے ان کے سرِ انور پر تاجِ رِسالت سجا کر تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے، اے عثمان! تم خود اُن کی خدمت میں حاضِر ہو کر اُن کا کلام کیوں نہیں سُن لیتے؟

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ترغیب پر **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہونے کی حامی بھر لی مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا، حضرت عثمانِ غنی اور ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ابھی یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ دو جہاں کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قریب سے گزرے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھا تو قریب تشریف لائے اور فرمایا: یَاعُثْمَانُ! اَجِبِ اللہَ اِلٰی جَنَّتِہٖ، فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ اِلَیْكَ وَاِلٰی خَلْقِہٖ یعنی عثمان! جنّت کی طرف اللہ پاک (بُلاتا ہے، اس) کی دعوت پر لبیک کہو...!! بے شک میں تمہاری اور تمام مخلوق کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے نکلا ہوا خوشبودار کلام تاثیر کا تیر بَن کر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دِل میں اُتر گیا، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ

عَنْہُ فرماتے ہیں: **مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا پاکیزہ کلام سُن کر میں خود سے بے قابُو اور وارفتہ ہو گیا اور میں نے فورًا ہی سچے دِل سے کہا**[1]:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا | محبوبِ خُدا یار ہے عثمانِ غنی کا
گرمی پہ یہ بازار ہے عثمانِ غنی کا | اللہ خریدار ہے عثمانِ غنی کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں **اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اسلام قبول کرنے کا بیان ہے، ایک اَہَم مدنی پھول جو اس حکایت سے سیکھنے کو ملا وہ یہ ہے کہ جس شخص کا دِل **اللہ پاک کی محبت** کا اَہْل ہوتا ہے، جس کا دِل **محبتِ اِلٰہی** کے لائق ہوتا ہے وہ بندہ ضِدِّی نہیں ہوتا، ہٹ دھرمی کرنے والا نہیں ہوتا، غلطی پر اَڑنے والا نہیں ہوتا بلکہ وہ حق بات کو قبول کرنے میں جلدی کرنے والا ہوتا ہے، غور فرمایئے! جب حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اسلام اور اسلام کی سچائی کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے اس بارے میں غور و فکر کیا، حق بات کو قبول کیا اور فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

اب اس کے اُلٹ پر غور کیجئے! جب **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایمان قبول کیا تھا، اسی زمانے میں کتنے ایسے کافِر تھے مثلاً ابو جہل تھا، عُتْبَہ، شیبہ تھے، ابولہب تھا، ان کافِروں کو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا گیا، پتھروں نے کلمے پڑھے، درختوں نے ان کی موجودگی میں سلامیاں کیں، انہیں غیب کی خبریں بتائی گئیں، قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر

---

1 ...ریاض النضرۃ، الباب: الثالث، فصل: الرابع، جز: 3، صفحہ: 8-9 خلاصۃً۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 80۔

سُنائی گئیں، بڑے بڑے معجزات دکھائے گئے مگر اُن بدبختوں نے حق بات کو قبول نہ کیا، نہ کلمہ پڑھا، نہ مسلمان ہوئے، اِن کافِروں کو نہ **اللہ پاک کی محبت** نصیب ہوئی، نہ اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے حِصّہ ملا، یہ کافِر تھے، کافِر ہی رہے، حالتِ کفر ہی میں مرے اور واصِلِ جہنّم ہوگئے۔

معلوم ہوا جو حق بات کو قبول کرنے والا نہیں ہے، اسے محبتِ اِلٰہی ملنا بھی سخت دُشوار بلکہ ناممکن ہے۔ شیخ شہابُ الدِّین سہر وردی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **محبت کے لئے توبہ شرط ہے۔** مزید فرماتے ہیں: **مقامِ محبت نُورِ یقین کے غلبہ سے حاصِل ہوتا ہے۔**(1)

معلوم ہوا جس بندے کے دِل میں نُورِ یقین نہیں، جو بڑے بڑے معجزات دیکھ کر، چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھ کر، درختوں کو چلتے ہوئے دیکھ کر، پتھروں کو کلمہ پڑھتے ہوئے دیکھ کر بھی مَعَاذَ اللہ! اسے جادُوگری کہہ ڈالتا ہے، جو اپنے اَندر غور نہیں کرتا، جو اپنے عیب نہیں پہچانتا، جو تَوبہ نہیں کرتا، جو کفر کو نہیں چھوڑتا، جو شِرک کو نہیں چھوڑتا، جو ضِدّ کرتا ہے، جو ہٹ دھرمی کرتا ہے، حق بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا، وہ بندہ کبھی بھی محبتِ اِلٰہی کی نعمت حاصِل نہیں کرسکتا۔ ہاں! جو حق بات قُبُول کرتا ہے، جو حق کے سامنے جھکتا ہے، جو دِینِ حق کا کلمہ پڑھتا ہے، جو اِیمان قبول کرتا ہے، صِرف وہی اللہ پاک سے محبت کرسکتا ہے اور وہ اللہ پاک سے کیسی محبت کرتا ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِؕ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:165)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

قُوْتُ الْقُلُوْب میں ہے: **ہر مؤمن اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہے،** البتہ ہر ایک کی

1... عَوارِفُ المعارف، صفحہ: 717-719۔

محبت اس کے ایمان کی پختگی کے مطابق کم یا زیادہ ہوتی ہے۔[1]

مٹ جائے یہ خُودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں | دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں

وضاحت: یعنی ہماری انانیت، خود پسندی، غرور و تکبر ختم ہو جائے تو اللہ پاک کی قدرتوں کے جلوے ہر جگہ ہیں، ہائے افسوس! ہم خود اپنی ہی آنکھوں کا پردہ ہیں کہ اپنی انانیت، غرور اور تکبر کی وجہ سے اللہ پاک کی قدرتوں کے نظارے نہیں کر پاتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِضائے اِلٰہی کے لئے بے قرار رہنا

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک بار **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیمار ہو گئے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لے کر ان کی تیمار داری کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چہرہ زمین کی طرف کر کے لیٹے ہوئے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عثمان! کیا ہوا، اپنا سر کیوں نہیں اُٹھاتے؟ عرض کیا: **یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے۔** سرکارِ عالی، مکے مدینے کے والی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں حیا آتی ہے؟ عرض کیا: **یارَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا پاک پروردگار مجھ سے ناراض نہ ہو گیا ہو...!!**[2]

اَللّٰہُ اَکبر! **اے عاشقانِ رسول!** **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کوئی گُناہ کا کام نہیں کیا تھا، اللہ پاک کی ناراضی والا کوئی کام نہیں ہوا تھا، مگر جو سچا عاشق ہوتا ہے، اسے بَس ہر

---

1 ...قوت القلوب، ذکر احکام المحبۃ، جلد:2، صفحہ:82۔

2 ...ریاض النضرۃ، الباب:الثالث، فصل:السادس، جز:3، صفحہ:20۔

وقت یہ دھڑکا ہی لگا رہتا ہے کہ کہیں میرا محبوب مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بھی اسی طرح دھڑکا لگا ہوا تھا، آپ زمین کی طرف چہرہ کر کے لیٹے ہوئے تھے، سَر اُوپَر نہیں اُٹھا رہے تھے، گویا اپنے طَوْر پر اِظْہارِ ندامت کر رہے تھے کہ ہائے! میرا ربّ مجھ سے ناراض تو نہ ہو گیا ہو۔ جب سلطانِ انبیا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بات سُنی تو فرمایا: عثمان! یہ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، مجھے خبر دے رہے ہیں کہ تم آسمان والوں کا نُور ہو، زمین والوں کا اور جنّت والوں کا چراغ ہو۔[1]

جو دِل کو ضیا دے جو مقدر کو جِلا دے | وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا
جس آئینہ میں نُورِ اِلٰہی نظر آئے | وہ آئینہ رُخسار ہے عثمانِ غنی کا[2]

اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! یہ ہیں اللہ پاک سے محبت کرنے والوں کی کیفیات...! جو واقعی محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں میرا محبوب مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، کہیں میں اپنے محبوب سے دُور نہ ہو جاؤں، اب وہ نادان جو محبتِ اِلٰہی کے بلند بانگ دعوے تو کرتے ہیں مگر اللہ پاک کو ناراض کرنے والے کام کرنے میں دلیر ہوتے ہیں، نمازیں قضا کرتے ہیں، روزے نہیں رکھتے، صدقہ و خیرات نہیں کرتے، عورتوں جیسے لمبے لمبے بال رکھے ہوتے ہیں، نشہ آور اشیاء مثلاً بھنگ وغیرہ کے دَوْر چل رہے ہوتے ہیں اور دعویٰ کیا ہے: ہم عشق والے ہیں، ہمیں اللہ پاک سے محبت ہے۔ اگر انہیں نیکی کی دعوت دی جائے، نماز پڑھنے کی دعوت دی جائے، گُناہ چھوڑنے کی، رب کو

---

1 ...ریاض النضرۃ، الباب: الثالث، فصل: السادس، جز: 3، صفحہ: 20۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 81۔

ناراض کرنے والے کام چھوڑنے کی دعوت دی جائے تو بڑی جرأت سے کہتے ہیں: مِیاں! نمازیں تم پڑھو! ہم تو پہنچے ہوئے ہیں۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَاِلَّا بِاللہ! دعویٰ محبتِ اِلٰہی کا...! کام اللہ پاک کو ناراض کرنے والے اور اس پر ایسی جاہلانہ جرأت...!! نماز اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری ہے، نماز اللہ پاک سے گویا ملاقات ہے، نمازی نماز پڑھتے ہوئے گویا اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی التجائیں پیش کر رہا ہوتا ہے، کیا کوئی ایسا بھی محبت کرنے والا ہے جو اپنے محبوب سے ملنا پسند نہ کرتا ہو، جب محبوب سے ملنے کا وقت آئے تو کہے: میں پہنچا ہوا ہوں، مجھے محبوب سے ملاقات کی حاجت نہیں ہے؟ سچ فرمایا حضرت جنید بغدادی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے کہ "ہاں! وہ پہنچا ہوا ہے مگر کہاں؟ دوزَخ میں۔"[1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ (پارہ14، سورۃ الحجر:99)	ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنے رَبّ کی عبادت کرتے رہو حتی کہ تمہیں موت آجائے۔

معلوم ہوا کوئی جہاں مرضی پہنچا ہوا ہو جب تک زِندہ ہے، عقل سلامت ہے، اس وقت تک عِبَادت سے خُلاصِی نہیں ہو سکتی۔ باقی رہا ایسے نادانوں کا **محبتِ اِلٰہی** کا دعویٰ کرنا تو بعض صُوفیائے کرام رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے "**محبتِ اِلٰہی**" کی تعریف ہی یہ کی ہے: مُوَاطَأَۃُ الْقَلْبِ لِمُرَادَاتِ الرَّبِّ اللہ پاک کی مَرْضِی کے سامنے دِل کو بچھا دینا۔[2]

یہ ہے محبتِ اِلٰہی..! معلوم ہوا جو بندہ خُود کو اللہ پاک کے احکام کے سامنے، اللہ پاک کی رضا والے کاموں کے سامنے، اللہ پاک کی مَرْضِی کے سامنے جھکا نہیں دیتا وہ ابھی **محبتِ**

---

1 ...اَلْیَوَاقِیت وَالْجَوَاہِر، جُز:1، صفحہ:206۔
2 ...رسالہ قشیریہ، صفحہ:350۔

اِلٰہی کی میم تک بھی نہیں پہنچ پایا۔ حقیقتاً اللہ پاک سے محبت کرنے والا وہی ہے جو اللہ پاک کی رِضا کا طلب گار ہے، اللہ پاک کی ناراضی سے ڈرتا ہے، اگر اُس سے کوئی گُناہ ہو بھی جائے تو جلد توبہ کرتا ہے، اللہ پاک کو راضی کرنے کی فِکْر میں رہتا ہے۔ کاش! **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے میں ہمیں بھی توفیق مِل جائے، ہم بھی اللہ پاک کی رِضا کے تمنائی ہو جائیں۔ آہ! ہمیں دُنیا کی فِکْر رہتی ہے، کاروبار کی فِکْر، نوکری کی فِکْر، پیسے کی فِکْر، امتحانات کی فِکْر، کھانے کی فِکْر، پینے کی فِکْر، پہننے کی فِکْر، بَس ہر وقت دُنیا ہی کی فِکْریں، انہی میں جکڑے رہتے ہیں، نہیں ہوتی تو بس جنّت میں جانے کی فکر نہیں ہوتی، جہنّم سے بچنے کی فِکْر نہیں ہوتی، اِیمان بچانے کی فِکْر نہیں ہوتی، اللہ پاک کو راضی کرنے کی فِکْر نہیں ہوتی، کاش! **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے **محبتِ اِلٰہی** نصیب ہو جائے، ہم بھی اللہ پاک کو راضی کرنے اور اس کی ناراضی سے بچنے کے لئے فِکْر مند رہنے والے بن جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچپن شریف کی بات ہے کہ ایک بار آپ کی ہمشیرہ نے کسی بات پر کہہ دیا: الیاس! تمہیں اللہ پاک مارے گا (یعنی سزا دے گا)۔ اگرچہ اس وقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت چھوٹی عمر کے تھے مگر ہمشیرہ کی یہ بات سنتے ہی سہم گئے اور اصرار کر کے ہمشیرہ کو بار بار کہا: بولو! اللہ پاک مجھے نہیں مارے گا، بولو! اللہ پاک مجھے نہیں مارے گا۔ آخر ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دَم لیا۔[1] آیئے! مِل کر دُعا کرتے ہیں:

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارَبّ | ہو مَغْفِرت پئے سلطانِ انبیاء یارَبّ
نبی کا صدقہ سدا کے لئے تُو راضی ہو | کبھی بھی ہونا نہ ناراض یا خُدا یارَبّ

***

1 ...تعارف امیر اہلسنت، صفحہ: 28۔

قرآنِ پاک کی محبت، عبادت میں لذت

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:23، سورۂ زُمَر، آیت:9 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖؕ (پارہ23، سورۃ الزمر:9)

ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا وہ شخص جو سجدے اور قیام کی حالت میں رات کے اوقات فرمانبرداری میں گزارتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید لگا رکھتا ہے۔

ایک قول کے مُطابق یہ آیتِ کریمہ **اسلام کے تیسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان میں نازِل ہوئی۔[1] اور اس آیت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی 3 صِفات بیان ہوئی ہیں: (1): **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رات کو بہت سجدے کرنے والے نمازیں پڑھنے والے ہیں (2): **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آخرت سے بہت ڈرنے والے ہیں (3): **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ پاک کی رحمت سے بہت اُمّید رکھنے والے ہیں۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ساری رات عبادت کیا کرتے اور ایک رکعت میں پُورے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔[2]

حضرت زُبَیر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: **اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہمیشہ روزہ رکھتے، ابتدائی رات میں کچھ دیر آرام کرتے، پھر ساری رات عبادت میں گزار دیا کرتے تھے۔[3] حضرت عبد الرحمٰن تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں

---

1 … صِراطُ الجنان، پارہ:23، الزمر، تحت الآیہ:9، جلد:8، صفحہ:438-439 ماخوذاً۔
2 … الزہد امام احمد، زُہد: عثمان بن عفان، صفحہ:105، حدیث:673۔
3 … مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب: صلاۃ التطوع، باب: بقیام اللیل، جلد:2، صفحہ:173، حدیث:6۔

کعبہ شریف کے قریب تھا، میں نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر مقامِ ابراہیم کے پاس کھڑا ہو گیا، اتنے میں اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لائے، آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی اور تلاوت کرتے گئے، کرتے گئے، یہاں تک کہ پُورا قرآنِ کریم مکمل ختم کر لیا۔ (1)

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ پاک سے بے پناہ محبت کرنے والے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ذوقِ عِبادت، ذوقِ تِلاوت اور ذوقِ نماز سے معلوم ہوا ❁ جو **اللہ پاک سے محبت کرنے والا** ہوتا ہے وہ کَثْرت سے عِبَادت کرتا ہے ❁ جو **اللہ پاک سے محبت کرنے والا** ہوتا ہے وہ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی کَثْرت کرتا ہے ❁ جو اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ روزے بھی کَثْرت سے رکھتا ہے اور ❁ جو اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ تِلاوتِ قرآن کا تو بہت ہی شوقین ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم اللہ پاک کا کلام ہے اور وہ عاشِق ہی کیا ہے جسے محبوب کے کلام سے اُلفت نہ ہو...! صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو یہ جاننا چاہے کہ اس کے دِل میں اللہ پاک کی اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہے یا نہیں ہے، وہ دیکھے کہ قرآنِ مجید سے محبت کرتا ہے یا نہیں، اگر تو اس کے دِل میں قرآنِ مجید کی محبت ہے تو سمجھ لے کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے۔ (2)

اللہ پاک ہمیں بھی **محبتِ اِلٰہی** نصیب فرمائے اور کاش! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ

---

1 ...زُہد لابن المبارک، باب: فضل ذکر اللہ، صفحہ: 452، حدیث: 1276 خلاصۃً۔

2 ...کِتَابُ الشِّفَا، جزء: 2، صفحہ: 24۔

غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے قرآنِ کریم کی محبت نصیب ہو جائے، کاش! ہم بھی دِن رات قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے بَن جائیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رِضائے اِلٰہی کی طلب اور مالی قربانی

پارہ:3، سورۂ بقرہ، آیت:262 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲) (پارہ3، سورۃ البقرۃ:262)	ترجمہ کنزُالعِرفان: وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مُفَسِّرِیْن کرام فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ **اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے حق میں اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے حق میں نازِل ہوئی، اس آیتِ کریمہ کے مُطابق **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ بلند رُتبہ ہستی ہیں جو راہِ خُدا میں دِل کھول کر مال خرچ کرتے ہیں مگر خرچ کرنے کے بعد نہ تو اِحسَان جتلاتے ہیں اور جس پر مال خرچ کریں اسے تکلیف بھی نہیں پہنچاتے بلکہ **"نیکی کر دریا میں ڈال"** والا معاملہ ہے، راہِ خُدا میں خرچ کرکے گویا اُسے بھول ہی جاتے ہیں، کوئی دُنیوی فائدہ نہیں چاہتے بَس اللہ پاک کی رِضا کے طلب گار رہتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ کیجئے! **اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کیسے کمال کے سخی ہیں کہ آپ کی سخاوت کے تذکرے اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرما

رہاہے، روایات کے مطابق ❁ جب مسلمان ہجرت کرکے مدینۂ پاک آئے، یہاں پانی کی حاجت تھی، ایک ہی میٹھے پانی کا کنواں تھا جو کسی یہودی کا تھا، **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا، **اس وقت مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **نے انہیں جنّت کی بشارت دی**(1) ❁ ایک بار مسجدِ نبوی شریف کو وسیع کرنے کے لئے زمین کی ضرورت ہوئی، **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 20 ہزار یا 25 ہزار دِرْہم (یعنی چاندی کے سکوں) کے بدلے زمین خرید کر مسجدِ نبوی شریف کے لئے پیش کی، **اس وقت بھی مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **نے انہیں جنّت کی بشارت عطا فرمائی**(2) ❁ مولائے کائنات، مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، مسجد حرام شریف جہاں کعبہ شریف ہے، ایک بار اس مسجد کو وسیع کرنے کے لئے جگہ کی ضرورت ہوئی، **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 10 ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکوں) کے بدلے ایک مکان خرید کر مسجد کے لئے وَقْف کر دیا، **اس وقت بھی مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ **کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی**(3) ❁ غزوۂ تبوک کے موقع پر **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 950 اُونٹ اور 50 گھوڑے ساز و سامان سمیت حاضِر کئے،(4) بلکہ ایک روایت میں ہے: آپ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر 950 اونٹ اور ایک ہزار 50 گھوڑے (کُل 2000 اُونٹ اور گھوڑے) پیش کئے، 10 ہزار اشرفیاں پیش کیں اور بعد میں 10 ہزار دِینار (سونے کے سِکے) مزید حاضِر کئے، **اس وقت بھی مالکِ جنّت، قاسمِ**

---

1 ...ریاض النضرۃ، الباب: الثالث، فصل: السادس، جز: 3، صفحہ: 17۔
2 ...ریاض النضرۃ، الباب: الثالث، فصل: السادس، جز: 3، صفحہ: 18۔
3 ...ریاض النضرۃ، الباب: الثالث، فصل: السادس، جز: 3، صفحہ: 20۔
4 ...مر آۃ المناجیح، جلد: 8، صفحہ: 395۔

نعمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جنّت کی بشارت دی۔[1]

خلق پہ لطفِ خُدا حضرت عثمان ہیں | جملہ مرض کی دوا، درد کے درمان ہیں
بابِ سخا کھل گیا، دیکھا جو یہ ماجرا | غازیانِ مصطفےٰ بے سر و سامان ہیں[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک کے اس پہلو سے معلوم ہوا جو اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ اللہ پاک کی راہ میں قربانی پیش کرنے سے ہرگز پیچھے نہیں رہتا بلکہ دِل کھول کر سخاوت کرتا ہے، اللہ پاک کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اس مال خرچ کرنے سے اس کا مقصود دکھاوا نہیں ہوتا، وہ دوسروں کو دکھانے کے لئے، اپنی تعریفیں سننے کے لئے، مال خرچ نہیں کرتا، جو اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنی سخاوت کی تصویریں اخبارات میں چھپوا کر، سوشل میڈیا پر وائرل کر کے غریبوں کی عزّت کا جنازہ نہیں نکالتا بلکہ جو اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ ہر کام صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے کرتا ہے، اس کا مطلوب، اس کا مقصود، اس کی منزل صِرْف ایک ہوتی ہے: اللہ پاک کی رِضا اور بَس۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ (پارہ10، سورۃالتوبہ:72)

ترجمہ کنزالعرفان: اور اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔

تاج و تخت و حکومت مت دے | کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دے دے مژدہ | یااللہ میری جھولی بھر دے[1]

1 ...ریاض النضرۃ، فصل: السادس، جز: 3، صفحہ: 16، مرآۃ المناجیح، جلد: 8، صفحہ: 395۔
2 ...دیوانِ سالک، صفحہ: 29۔

محبوب سے ملاقات کے لئے بے تابی

حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، ایک روز سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا یہ چاروں حضراتِ عالی وقار، اُحد پہاڑ پر تھے، اچانک اُحد پہاڑ ہلنے لگا۔

عُشّاق کہا کرتے ہیں، اُحد پہاڑ چونکہ حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے، اس لئے اُحد خوشی سے جھومنے لگا، اس پر دو جہاں کے مالِک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اے اُحد! رُک جا...!!** تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ سننا تھا کہ اُحد پہاڑ فوراً رُک گیا۔[2]

سُبۡحٰنَ اللّٰہ! مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اختیارات دیکھئے کہ پہاڑوں پر حکم نافِذ ہے اور عِلْمِ غیب کی شان بھی دیکھئے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ابھی زِندہ ہیں، دُنیوی حیات کے ساتھ حُضور سرورِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ موجود ہیں، کئی سالوں بعد جا کر انہوں نے شہید ہونا تھا مگر غیب جاننے والے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بھی شہید ہوں گے اور عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بھی شہید ہوں گے۔

فقیہِ مِلَّت مفتی جلال الدین امجدی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ خوب جانتے تھے کہ ندی کا بہتا ہوا پانی رُک سکتا ہے، پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے مگر اللہ پاک کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان کبھی ٹل نہیں سکتا، اس لئے

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

2...بُخاری، کتاب: فضائل اصحاب النبی، صفحہ:932، حدیث:3675۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پورا یقین تھا کہ حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرما دیا ہے تو اب لازمی مجھے شہادت کا رُتبہ مِل کر رہے گا، اس لئے آپ ساری زِندگی اپنی شہادت کے منتظر رہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شہادت کا یہ انتظار کرنا اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بیان فرمایا، چنانچہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور چند دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ﳲ (پارہ21، سورۃ الاحزاب:23)	ترجمہ کنزالعرفان: تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کرچکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے۔

یعنی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور چند دیگر صحابہ وہ ہیں جو شہید ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔[1] سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی...! آپ شہادت کا انتظار کر رہے تھے، یہ بات بھی اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائی۔

سخن آکر یہاں عطار کا اِتمام کو پہنچا	تری عظمت پہ ناطق اب بھی ہیں آیاتِ قرآنی[2]

18 ذوالحجۃ الحرام، 35 سِنِ ہجری کو 82 سال کی عمر مبارک میں **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ انتظار ختم ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر ہوئے 12 سال ہو چکے تھے، مِصر کے کچھ لوگوں نے بغاوت کی اور ناحق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر مبارک کا گھیراؤ کر لیا، **حضرت عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ سے عرض بھی کیا کہ ہمیں اجازت دیجئے ہم تلوار کے زور سے ان باغیوں کو یہاں سے

1...خطباتِ محرم، صفحہ:154 ملتقطاً۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:585۔

ہٹا دیتے ہیں مگر اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خون خرابا پسند نہ فرمایا، صَبر کرتے رہے۔[1] باغیوں نے 40 دِن آپ کے مبارک گھر کا گھیراؤ کئے رکھا، 40 دِن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مشقت میں رہے، 40 دِن روزے رکھتے رہے اور آخر کار ظلم سہتے ہوئے، جامِ شہادت نوش فرمایا، آخری وقت بھی آپ قرآنِ کریم کی تلاوت میں مَصْرُوف تھے۔[2]

رکھا محصور ان کو، بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرت عثمان کی بے شک ہے لاثانی
خُدا بھی اور نبی بھی، خود علی اس سے ہیں ناراض
عَدُو اُن کا اُٹھائے گا قیامت میں پریشانی[3]

پیارے اسلامی بھائیو! سیرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اس پہلو سے معلوم ہوا کہ جو اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری کا، اللہ پاک سے ملاقات کا بہت شوق رکھتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللہِ اَحَبَّ اللہُ لِقَائَہٗ جو اللہ پاک سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے، اللہ پاک اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔[4]

مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک میں اللہ پاک کی ملاقات سے مراد موت ہے کیونکہ موت ہی اللہ پاک سے ملاقات کا ذریعہ ہے مگر اللہ پاک سے ملاقات کو پسند کرنے کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ بندہ موت کی آرزو کرے، مرنے کی دُعائیں کرے، یہ تو منع ہے، اللہ پاک سے ملاقات کو پسند کرنے کا معنیٰ یہ ہے کہ بندہ دُنیا میں دِل نہ لگائے، آخرت کی تیاری کرے، ہر وقت اللہ پاک کی رِضا والے کاموں میں مَصْرُوف ہو، ایسے بندے کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے، اس

1 ...کرامات عثمان غنی، صفحہ:14، 3۔
2 ...کرامات عثمان غنی، صفحہ:12، ریاض النضرۃ، باب: ثالث، فصل: الحادی عشر، صفحہ:56 مفہومًا۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:584۔
4 ...بخاری، کتاب: الرقاق، صفحہ:1598، حدیث:6507۔

کی زِندگی بھی اللہ پاک کو پیاری ہے اور اس کی موت بھی اللہ پاک کو پیاری ہے۔[1]

معلوم ہوا؛ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری کا شوق ہونا یعنی دُنیا میں دِل نہ لگانا، آخرت کو پسند کرنا، اللہ پاک کا دیدار اس دُنیا میں نہیں ہو سکتا، صِرْف مرنے کے بعد، روزِ قیامت اور جنّت ہی میں نصیب ہو گا، اس لئے اللہ پاک کے دیدار کے لئے تڑپنا، مچلنا، اللہ پاک کے دیدار کا شوقین ہونا، بَس اسی شوق میں خود کو گُناہوں سے بچاتے رہنا، اللہ پاک کو راضِی کرنے والے کاموں میں مَصْرُوف رہنا تا کہ جنّت میں داخِلہ ملے اور اللہ پاک کے دیدار کا شَرْف حاصِل ہو جائے، یہ شوق اسی کو نصیب ہوتا ہے جو اللہ پاک سے محبت کرنے والا ہوتا ہے۔

محبتِ اِلٰہی پانے کے نسخے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یہ شوق کیسے ملے گا؟ ہمیں محبتِ اِلٰہی کیسے نصیب ہو گی؟ اس بارے میں والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خُلاصہ سنئے! فرماتے ہیں: اَصْل میں محبت کسبی نہیں ہے، یعنی ہم محنت کر کے محبت حاصِل نہیں کر سکتے، یہ اللہ پاک کی عطا ہے، اللہ پاک جسے چاہتا ہے نصیب فرماتا ہے، ہاں! یہ طے ہے کہ دِل کی صفائی کے بغیر یہ دولت ہاتھ نہیں آتی، لہٰذا جو **محبتِ اِلٰہی** کا طلب گار رہے، اپنے دِل کو باطنی بیماریوں سے پاک کرے، اللہ پاک نے چاہا تو اسے اپنی محبت سے نواز دے گا۔

والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: 9 چیزیں ہیں، جو محبتِ اِلٰہی حاصِل کرنے میں مددگار ہیں: (1): ہمیشہ باوُضُو رہنا کہ اس سے دِل روشن ہوتا ہے (2): خلوت (یعنی گوشہ نشینی، تنہائی) کہ خلوت کی مدد سے بندہ دُنیوی مشغولیات سے

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:437 بتغیر قلیل۔

فارِغ ہو پاتا ہے، اس سے حوّاس ساکِن ہوتے ہیں، یکسوئی کے ساتھ اللہ پاک کو یاد کرنے کا، دِل ودماغ حاضِر رکھ کر اللہ پاک کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ملتاہے، خصوصاً اگر اندھیرے مکان میں ہو تو خلوت کا زیادہ فائدہ ہوتا ہے، جو اندھیرے میں نہ بیٹھ سکے، اسے چاہئے کہ اپنے سَر پر کپڑا ڈال لے اور آنکھ بند کر لے، یُوں تنہائی میں بیٹھ کر اللہ پاک کی یاد کیا کرے (3): سُکُوت یعنی خاموشی کہ خاموشی سے عقل روشن ہوتی، سمجھنے کی اور یاد رکھنے کی قوّت مضبوط ہوتی ہے (4): بھوک (یعنی کم کھانا) (5): بیداری (یعنی کم سونا) (6): نفئِ خواطِر؛ یعنی دِل کو فضول فکروں اور خیالات سے پاک رکھنا (7): ہر حال میں رضائے اِلٰہی پر راضی رہنا (8): فِکْرِ سالِم؛ یعنی شرعی اُصُولوں کے مطابق اللہ پاک کی نعمتوں، اس کی قدرتوں وغیرہ میں غور کرنا (9): ذِکْرِ دائم یعنی ہمیشہ اللہ پاک کے ذِکْر میں مَصرُوف رہنا۔ [1]

یہ 9 کام جو بندہ پابندی اور استقامت سے کرے، اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید ہے کہ اسے اللہ پاک کی محبت نصیب ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

الفت کی بھیک دے دو، دیتا ہوں واسطہ میں | صدیق کا عمر کا، عثمان کا علی کا [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

اے عاشقانِ رسول! نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور اس ذریعے سے اللہ پاک کی محبت پانے کی کوشش کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سَفَر کرنے کا معمول بنائیے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! عاشقانِ رسول کی صحبت ملے گی، عِلْمِ دین سیکھنا

---

1 ...انوارِ جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 417-418 مُلخصًا۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 178۔

نصیب ہو گا، نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا اور سب سے اَہم بات یہ کہ سُنَّتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام یعنی نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع نصیب ہو گا۔

گُناہوں سے چھٹکارا مل گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے گُناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا، شراب پینا، ماں باپ کو ستانا، نمازیں قضا کرنا میرا معمول تھا، ایک بار میرے بھانجے نے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دی، میں ٹال مٹول کرتا رہا مگر اس نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل دعوت دیتا رہا، آخر ایک بار میں مدنی قافلے کا مسافِر بَن ہی گیا، دورانِ مدنی قافلہ نیکی کی دعوت، سنتوں بھرے بیانات سننے کا موقع ملا، ساتھ ہی **شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف رسائل پڑھنا بھی نصیب ہوئے، بس ان سب چیزوں کا مجھ پر ایسا اَثر ہوا کہ دِل میں انقلاب برپا ہو گیا، میں نے گُناہوں سے سچی پکی توبہ کی، شراب چھوڑی، نمازیں پڑھنے لگا اور ماں باپ کا فرمانبردار بن گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی قافلے کی برکت سے میں نے داڑھی شریف رکھی، سَر پر عمامے کا تاج سجایا، اب میں ایک مسجد کا مؤذن ہوں اور پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ (1)

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم، چاہئے چشمِ نم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شرابی مؤذن کیسے بنا؟، صفحہ: 15۔

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، اس کا نام ہے: ماہنامہ فیضان مدینہ (*Mahnama Faizan e Madina*)۔ اس ایپلی کیشن میں اب تک جارِی ہو چکے تمام ماہنامے **PDF** کی صُورت میں موجود ہیں، اس کے عِلاوہ ❁ تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں جن کو کاپی کرکے شیئر کیا جاسکتا ہے ❁ سہولت کے لئے سرچ آپشن بھی دیا گیا ہے، جس کی مدد سے ماہنامے کا کوئی مضمون وغیرہ تلاش بھی کیا جاسکتا ہے۔ آپ بھی یہ ایپلی کیشن اپنے اِسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنَّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تین مرتبہ فرمایا: میرے نائب پر اللہ پاک کی رحمت ہو۔ عرض کیا گیا: حضور! آپ کے نائب کون ہیں؟ فرمایا: **میری سنَّت سے محبت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔**(1)

سنَّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش! | تُو پیکرِ سنَّت مجھے اللہ بنا دے

”مظلوم کی مدد کرنا“ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے، اللہ پاک اس

(1)… جامع بیان علم، باب: علم کے فضائل، جلد: 1، صفحہ 201، حدیث: 220۔

کے لئے 73 مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور 72 سے قیامت والے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! مظلوم کی مدد کرنا سنّتِ مصطفےٰ ہے ❁ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مظلوموں کی مدد فرماتے اور ظالموں سے ان کا حق دلواتے ❁ جو بھی فریاد لے کر آتا اس کی فریادرسی فرماتے، ایک بار ایک یتیم نے حاضِر ہو کر شکایت کی کہ ابوجہل نے اس کا مال قبضے میں کر لیا ہے، اگرچہ ابوجہل سخت دشمنِ مصطفےٰ تھا مگر مظلوموں کے آقا، بے کسوں کے داتا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابوجہل سے اس یتیم کا مال لے کر یتیم کے حوالے کیا۔ (2) ❁ ایک بار ایک اُونٹ نے رَو کر بارگاہِ رسالت میں فریاد کی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اونٹ کے مالِک کو بُلا کر اسے چارا پُورا کھلانے اور بوجھ کم لادنے کی تلقین فرمائی۔ (3)

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود | مجھ سے بے بَس کی قُوَّت پہ لاکھوں سلام

وضاحت: یعنی میں غریب ہوں، میری دولت دوجہاں کے تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، میں بے بَس ہوں اور مجھے سہارا دینے والے میرے آقا و مولیٰ مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شُعَبُ الْاِیْمان، باب: التعاون علی البر، جلد: 6، صفحہ: 120، حدیث: 7670۔
2 ...سیرۃ الحلبیہ، باب: عرض قریش، جلد: 1، صفحہ: 445۔
3 ...ابوداوٗد، کتاب: الجہاد، صفحہ: 408، حدیث: 2549۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃ۔

2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیھم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(4)

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...الترغیب والترھیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

---

1 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
2 ...تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔